ہفتہ وار رسالہ:388
WEEKLY BOOKLET:388

”تفسیرِ نورُ العرفان“

سے 72 مدنی پھول (قسط:2)

صفحات:17

04 دل کی سختی کی نحوست
07 سب سے پہلے مؤمن
11 ولایت کے 4 درجے
16 نبی سے عداوت کا نقصان



پیشکش
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

"تفسیرِ نُورُ العرفان" سے 72 مدنی پھول (قسط:2)

دُعائے عطّار: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "تفسیرِ نورُ العرفان" سے 72 مدنی پھول (قسط:2) پڑھ یا سُن لے اُس کا دل قرآن کے نور سے مُنوّر فرما اور اُس کو ماں باپ اور خاندان سمیت بے حساب جنّتُ الفردوس میں داخلہ نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سلام کا جواب دیتے ہیں

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: "مَامِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ" یعنی جب بھی کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ پاک میری رُوح لوٹا دیتا ہے حتّٰی کہ میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد، 2/ 315، حدیث: 2041)

حدیثِ پاک کی شرح

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں رُوح سے مُراد توجّہ ہے نہ وہ جان جس سے زندگی قائم ہے۔ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) تو بحیاتِ دائمی (یعنی ہمیشہ کی زندگی کے ساتھ) زندہ ہیں۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ میں ویسے تو بے جان رہتا ہوں کسی کے دُرُود پڑھنے پر زندہ ہو کر جواب دیتا رہتا ہوں ورنہ ہر آن حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) پر لاکھوں دُرُود پڑھے جاتے ہیں تو لازم آئے گا کہ ہر آن لاکھوں بار آپ کی رُوح نکلتی اور داخل ہوتی رہے۔ (مرآۃ المناجیح، 2/ 101)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

www.dawateislami.net

مدینے سے گجرات جانے کا حکم

مُفَسِّرِ قرآن حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ سات مرتبہ حَرَمَین شَرِیفَین کی زیارت سے مُشَرَّف ہوئے۔ ایک مرتبہ حج کے بعد لمبے عرصے تک مدینۂ منوّرہ کی پُرکیف اور نور بار فضاؤں میں اپنی زندگی کے حَسِین اَیّام گُزارے، دل میں یہ خواہش مچلنے لگی کہ کاش! کوئی ایسی صورت نکل آئے کہ ہمیشہ کے لئے اسی پاک سرزمین پر رہنا نصیب ہو جائے۔ مسجدِ نبوی شریف کے قریب رہنے والے ایک صاحِب کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور یہ حکم ملا: **"احمد یار خان سے کہو کہ وہ گجرات جائیں اور تفسیر کا کام کریں۔"** آپ رحمۃُ اللہِ علیہ تک جب یہ پیغام پہنچایا گیا تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ بے حد خُوش ہوئے اور فرمانے لگے: بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے یہ حکم ملا ہے کہ گجرات جاؤ! تو اَب گجرات ہی میرے لئے مدینہ ہے۔ (حیات سالک، ص127 ملخصًا)

مدینے کا کچھ کام کرنا ہے سَیِّد
مدینے سے میں اس لئے جا رہا ہوں

عاشقِ صادق مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ

حکیمُ الاُمَّت، سچّے عاشقِ رسول، عالمِ باعمل، صُوفیِ باصَفا، مفسرِ قرآن حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہ علیہ کے مبارک نام سے کون سا عاشقِ رسول مُتعارِف نہیں؟ اللہ پاک نے دُنیا بھر میں مفتی صاحب کو اور آپ کی کتابوں اور تفسیروں کو مَقبُولِیَت عطا فرمائی ہے اور مقبولیت کیوں نہ ہو کہ تفسیر لکھنے کا حکم تو آپ کو بارگاہِ رسالت سے ہوا۔ مفتی صاحب کی مشہور دو تفاسیر ہیں: ﴿1﴾ تفسیرِ نُور العرفان ﴿2﴾ تفسیرِ نعیمی (یہ مکمل تفسیر مفتی صاحب کی نہیں ہے، 11 پاروں کی تفسیر لکھنے کے بعد آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا انتقال ہو گیا۔)

حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے وقت کے بہت بڑے عالمِ دین اور مُحدِّث تھے۔ آپ کی تحریرات وتصنیفات پڑھیں تو ایسا لگتا ہے گویا ہر ہر سَطر (یعنی لائن) سے عشقِ رسول کے چشمے پھوٹ رہے ہوں۔ تفسیرِ قرآن ہو یا حدیث کی شرح، مفتی صاحب شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بیان کرنے کا کوئی موقع جانے نہیں دیتے۔ عقلی دلائل سے متأثر ہونے والوں کو عقلی اور عام مسلمانوں کو نقلی (یعنی قرآن وحدیث سے) مثال دیتے ہیں کہ اگر بندے نے تنقید کی عینک نہ پہنی ہو تو آش آش کر اُٹھے۔ یہ رسالہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی مشہور تفسیر "نورُ العِرفان" کے حسین نِکات پر مشتمل ہے۔ اللہ پاک مفتی صاحب کے مزار پر رَحمت وانوار کی برسات فرمائے اور ہمیں ان کے فیضان سے مالامال فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

"سُوْرَۃُ الْاَنْعَام" سے حاصل ہونے والی 22 خوبصورت باتیں

﴿1﴾ آسمان بھی سات ہیں اور زمینیں بھی سات، لیکن آسمان ایک دوسرے سے فاصلے پر ہیں اور زمین کے طبقے آپس میں چِمٹے ہوئے ہیں جیسے پیاز کے چھلکے۔ نیز ہر آسمان کی حقیقت مختلف ہے کوئی تانبے کا، کوئی چاندی کا، کوئی سونے کا مگر ہر زمین کی حقیقت صرف مٹی ہے۔ اس لیے قرآنِ کریم میں ہر جگہ آسمان کو جمع اور زمین کو واحد فرمایا جاتا ہے۔ لہٰذا قرآنی آیات میں تَعارُض (یعنی ٹکراؤ) نہیں۔ خیال رہے کہ آسمانوں کی پیدائش دو دن میں، زمین کی پیدائش دو دن میں اور حیوانات، درخت وغیرہ کی پیدائش دو دن میں ہوئی، دن سے مُراد اتنا وقت ہے ورنہ اس وقت دن نہ تھا، دن تو سورج سے ہوتا ہے اور اس وقت سورج نہ تھا۔ (تفسیر نورالعرفان، ص154-267ملتقطاً)

﴿2﴾ کافر پر اس کے بُرے اعمال سُوار ہوں گے اور مومن اپنے بعض نیک اعمال پر سُوار ہو گا، قربانی سُواری بنے گی۔ کافر کی نیکیاں ہلکی اور گناہ بھاری ہوں گے۔ مومن کی نیکی وزنی اور گناہ ہلکے ہوں گے۔ مِعدہ خراب ہو تو کھانا بوجھ ہو کر ہم پر سُوار ہوتا ہے۔ مِعدہ اچھا ہو تو کھانا ہلکا ہو کر خود سُواری بن جاتا ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص158)

دل کی سختی کی نُحُوست

﴿3﴾ تمام عذابوں میں سخت تر عذاب دل کی سختی ہے، جس سے تعلیمِ نبی اثر نہ کرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ گناہ و مَعاصی کے باوجود دُنیاوی راحتیں مِلنا اللہ کا غضب اور عذاب ہے کہ اس سے انسان اور زیادہ غافل ہو کر گناہ پر دِلیر ہو جاتا ہے بلکہ کبھی خیال کرتا ہے کہ گناہ اچھی چیز ہے ورنہ مجھے یہ نعمتیں نہ ملتیں، یہ **"کفر"** ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ نیک بندے پر تکالیف آنا رحمتِ الٰہی کا ذریعہ ہے کہ اِس سے اِس صالح (یعنی نیک بندے) کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ (تفسیر نورالعرفان، ص160)

مومن اور کافر کی موت کے 3 نام

﴿4﴾ مومن کی موت کے تین نام ہیں۔ (1) وفات (یعنی اپنا کام پورا کر دینے کا وقت) آگے آرام و انعام کا وقت (2) وِصال یعنی یار سے ملنے کا ذریعہ (3) شہادت یعنی رب کی بارگاہ میں حاضری کا ذریعہ۔ کافر کی موت کے بھی تین نام ہیں۔ (1) تَدْمِیر (یعنی تباہی) دَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِیْرًا (2) ہلاکت اَهْلَكْنٰهُمْ اور (3) اَخْذ اَخَذْنٰهُمْ۔ یونہی مومن کی زندگی کا نام حیاتِ طیّبہ (یعنی پاکیزہ زندگی) ہے، کافر کی زندگی کا نام مَعِیْشَةً ضَنْكًا (تنگ زندگانی) ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص160)

﴿5﴾ صالحین کو خوشخبری ہے کہ وہ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم) کے دروازے سے دُور کارے

www.dawateislami.net

(یعنی نکالے) نہ جائیں گے، نہ دنیا میں نہ آخرت میں، لہٰذا جو حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) سے قُرب چاہے وہ رب کی یاد کیا کرے۔ یہ حکم تا قیامت (قیامت تک کے لئے) جاری ہے۔
(تفسیر نور العرفان، ص161)

﴿6﴾ ہر ادنیٰ اعلیٰ چیز لَوحِ محفوظ میں لکھی ہے اور یہ لکھنا اس لیے نہیں کہ رب تعالیٰ کو اپنے بھول جانے کا اندیشہ تھا لہٰذا لکھ لیا بلکہ اپنے خاص مُقرَّب بندوں کو بتانے کے لیے ہے جن کی نظر لَوحِ محفوظ پر ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ص162)

﴿7﴾ پیغمبر کے دل میں مخلوق کی ایسی ہیبت نہیں آتی جو انہیں ادائے فرائض سے روک دے۔
(تفسیر نور العرفان، ص166)

﴿8﴾ دنیا کا قیام اور ہمارا یہاں رہنا عارضی (Temporary) ہے، اصلی مقام آخرت ہے۔ اس لیے دنیا کو دارُ الفرار (یعنی بھاگ جانے کی جگہ) اور آخرت کو دارُ القَرار (مستقل ٹھہرنے کی جگہ) کہتے ہیں۔ (تفسیر نور العرفان، ص169)

﴿9﴾ صُوفِیائے کِرام (رحمۃُ اللہِ علیہم) فرماتے ہیں: جس طرح دانہ بغیر پانی کی مدد کے اُگ نہیں سکتا ایسے ہی ہمارے اعمال بغیر کسی کی نظرِ عنایت کے بارگاہِ الٰہی میں قبول نہیں ہو سکتے۔ شیطان کے پاس اعمال کا تُخْم (دانہ) کافی تھا مگر اُسے نبوت کا پانی نہ ملا لہٰذا قُبولیّت کا پھل نہ لگا۔ (تفسیر نور العرفان، ص169)

﴿10﴾ واعِظ و عالِم اس طریقہ سے وعظ نہ کرے جس سے لوگوں میں ضِد پیدا ہو جائے اور فساد و مار پیٹ تک نوبت پہنچے۔ اگر کسی کے مُتَعَلِّق یہ قَوِی اندیشہ (پورا خیال) ہو کہ اُسے نصیحت کرنا اور زیادہ خرابی کا باعث ہو گا تو (نصیحت) نہ کرے۔ (تفسیر نور العرفان، ص758)

﴿11﴾ تبلیغ اور معجزات وغیرہ مستقل ہادِی (راہ نما) نہیں۔ ہدایت رب کے کرم سے ملتی

ہے۔ یہ چیزیں ہدایت کا سبب (ہیں)، مرض کے دَفْعِیَّہ (یعنی دُور کرنے) کے لیے دوائیں کہ دوا ضرور کرنی چاہیے مگر بھروسا رب پر چاہیے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص171)

﴿12﴾ جنّ واِنْس کے سوا تمام مخلوقِ الٰہی حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی مطیع و فرمانبردار، رب کی عبادت گزار ہے، کوئی کافر نہیں اور کوئی نبی کا دشمن نہیں۔ (تفسیر نورالعرفان، ص171)

﴿13﴾ بغیر علم دینی مسائل میں جھگڑنا یا مَحْض جھگڑے کی نیت سے مُناظَرہ کرنا شیطان یا شیطانی لوگوں کا کام ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص172)

﴿14﴾ گناہ گار مومن اپنے گناہ کو اچھا نہیں سمجھتا لہٰذا مومن رہتا ہے لیکن کافر اپنی بدکرداریوں کو اچھا جانتا ہے، اس پر ناز کرتا ہے اس لیے وہ لائقِ مغفرت نہیں۔
(تفسیر نورالعرفان، ص759)

سینے کے تنگ ہونے کی علامت

﴿15﴾ دینی کام بھاری معلوم ہونا، دنیاوی کام آسان محسوس ہونا، تنگیِ سینہ کی علامت ہے اور تنگیِ سینہ یہ ہے کہ اَسبابِ کفر جمع ہو جائیں اور اسلام کے اَسباب نہ مُہَیّا ہو سکیں۔ اللہ بچائے۔ خیال رہے کہ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ بندہ کفر کرنے پر مجبور ہے بلکہ وہ جو کفر وطُغْیان (سرکشی) کرتا ہے وہ اپنے اختیار سے کرتا ہے۔ اس کی بدکرداریوں سے دل میں یہ حال پیدا ہوتا ہے۔ جیسے لوہا زنگ لگ کر بے کار ہو جاتا ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص173)

﴿16﴾ جنّت میں ہر قسم کی سلامتی ہوگی۔ مرض، موت کسی کی مخالفت کا خطرہ نہ ہوگا اس لیے اسے "دارُ السّلام" (یعنی سلامتی کا گھر) کہتے ہیں۔ (تفسیر نورالعرفان، ص759)

﴿17﴾ اگر اچھے حاکم چاہتے ہو تو اچھے اعمال کرو۔ (تفسیر نورالعرفان، ص174)

﴿18﴾ قیامت میں حساب کتاب سوال، جواب رب تعالیٰ کی بے عِلمی کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لیے ہے کہ جیسے دنیا میں بے خبروں پر عذاب نہیں ایسے ہی آخرت میں بھی بلکہ مُجرِموں کو بتا کر قائل کر کے عذاب دیا جائے گا۔ (تفسیر نور العرفان، ص174)

﴿19﴾ ظاہر میں نیک رہنا، چُھپ کر گناہ کرنا، تقویٰ نہیں بلکہ ریاکاری ہے۔ تقویٰ یہ ہے کہ ہر حال میں رب سے خوف کرے۔ ریاکار کھلے فاسق سے زیادہ خطرناک ہے۔ مُحاورہ:

تَن اُجلا مَن سانولا بگلے کاسا بھیک، تُو سے تو کاگا بھلا جو اندر باہر ایک [1]

(یعنی ریاکار، بگلے کی طرح ہے کہ وہ دِکھنے میں تو صاف ستھرا اور سفید نظر آتا ہے مگر ہر وقت شکار کے لئے تیار رہتا ہے۔ ریاکار بندے سے تو کوّا اچھا ہے کہ وہ جیسا کالا ہوتا ہے ویسا ہی نظر آتا ہے۔)

رب تعالیٰ صحیح تقویٰ نصیب فرمائے، آمین۔ (تفسیر نور العرفان، ص178-760)

﴿20﴾ صُوفیائے کِرام (رحمۃُ اللہِ علیہم) فرماتے ہیں کہ معاملات کی خرابی عبادات کی خرابی تک پہنچا دیتی ہے اور عبادات کی خرابی کبھی عقائد کی خرابی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ ترکِ مستحب ترکِ سنت کا اور ترکِ سنت ترکِ فرض کا ذریعہ ہے، چور کو پہلے دروازے پر ہی روکو۔ (تفسیر نور العرفان، ص179)

﴿21﴾ اللہ کے لیے زندگی وہ ہے جو رب کے کاموں کے لیے وقف ہو۔ جیئے تو دین کی خدمت اور رب کی یاد میں، مرے تو رب کی اطاعت کرتا ہوا۔ (تفسیر نور العرفان، ص760)

﴿22﴾ ساری مخلوق میں سب سے پہلے مومن حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) ہیں۔ حضرتِ جبریل و میکائیل (علیہما السلام) سے پہلے بھی آپ عابد بلکہ نبی تھے۔ (تفسیر نور العرفان، ص760)

---

[1] ... یہ محاورہ ہے، تفسیرِ نور العرفان میں اِسے بطورِ شعر لکھا ہے، الفاظ میں کچھ تبدیلی ہے، لغت وغیرہ سے دیکھ کر اسے درست کیا گیا ہے۔

"سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف" سے حاصل ہونے والی 21 خوبصورت باتیں

﴿1﴾ رات کا آخری حصہ ذاکروں (یعنی اللہ پاک کا ذکر کرنے والوں) کے لیے نُزولِ رحمت کا وقت ہے، غافلوں کے لیے نزولِ عذاب کا۔ اسی لیے اس وقت تہجد کی نماز بہتر ہے کہ غضبِ الٰہی کی آگ ٹھنڈی ہو جائے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص181)

عشقِ الٰہی اور مَحبّتِ رسول

﴿2﴾ عشقِ الٰہی اور محبتِ مصطفیٰ کا وزن نہ ہو گا کہ یہ عمل نہیں قلبی کَیفِیَّت ہے۔ ایسے ہی حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے اعمال کا وزن نہ ہو گا کیونکہ کوئی ترازو حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے اعمال تول نہیں سکتی۔ جیسے دنیا کی ترازو سمندر کا پانی اور ہوائیں نہیں تول سکتی۔ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے نام میں اتنا وزن ہو گا کہ مجھ جیسے لاکھوں گناہ گاروں کے گناہوں کے دفتر (اعمال نامے) اِن شاءَ اللہ اس کے مُقابِل ہلکے ہو جائیں گے۔
(تفسیر نورالعرفان، ص182)

﴿3﴾ سب سے پہلا تَقِیّہ شیطان نے کیا (یعنی جھوٹ بولا) کہ دل میں آدم علیہ السّلام سے دشمنی رکھ کر زبان سے دوستی ظاہر کی۔ (تفسیر نورالعرفان، ص183)

﴿4﴾ خطا کی اپنی طرف نسبت کرنی چاہیے اور نیک کام کی رب کی طرف۔ یہ سنّتِ نبوی ہے۔ شیطان نے اپنی گمراہی کی رب کی طرف نسبت کی کہ بولا "فَبِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ" تو نے مجھے گمراہ کر دیا۔ وہ مَردُود ہوا۔ (تفسیر نورالعرفان، ص761)

﴿5﴾ شیطان بظاہر کفار کا دوست ہے اور کفار دل سے شیطان کے دوست ہیں ورنہ شیطان درحقیقت کفار کا بھی دوست نہیں وہ تو ہر انسان کا دشمن ہے۔
(تفسیر نورالعرفان، ص184)

اتفاق میں برکت ہے

﴿6﴾ دوزخ کے عذابوں سے ایک عذاب وہاں آپس کی نااتفاقی بھی ہے جیسے جنت کے ثوابوں میں سے ایک ثواب وہاں کا اتفاق و محبت ہے۔ دنیا میں جس مومن کے گھر میں صُلح ہے وہ جنّتی گھر ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص186)

﴿7﴾ جاہلوں کی بدتمیزی پر تحمُّل (یعنی برداشت) کرنا سنّتِ انبیا (علیہمُ السّلام) ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص191)

﴿8﴾ دنیا میں مصیبت و آرام امتحان ہیں، مصیبت میں صابِر (صبر کرنے والا)، آرام میں شاکِر (شکر کرنے والا) رہنا چاہیے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص196)

﴿9﴾ مصیبت میں رب کی طرف رجوع نہ کرنا، اس کو اتفاقیات میں سے ماننا غافل قوم کی علامت ہے۔ صحابۂ کرام (علیہم الرضوان) ہر بیماری میں سوچتے تھے کہ کس غلطی کی وجہ سے یہ تکلیف آئی اور ہر نعمت پر خوف کرتے تھے کہ کہیں یہ نعمت رب کا عذاب نہ ہو۔ بیدار دل کی یہی علامت ہوتی ہے۔ اللہ نصیب کرے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص196)

﴿10﴾ عذابِ الٰہی اکثر غفلت کے وقت آتا ہے اور غفلت زیادہ تر رات کے آخِری حِصّہ میں یا دوپہر کے وقت ہوتی ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص196)

﴿11﴾ مومنِ کامل کی پہچان یہ ہے کہ کُفّار اس سے ناخوش ہوں، کفار کی ناخوشی قوتِ ایمانی کی دلیل ہے۔ جس سے کافر بھی خوش ہوں اور مسلمان بھی وہ منافق ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص199)

﴿12﴾ غرور وہ آگ ہے جو دل کی تمام قابلیتوں کو جلا کر برباد کر دیتی ہے، خُصوصاً جبکہ اللہ کے مقبولوں کے مُقابل تکبّر ہو۔ (تفسیر نورالعرفان، ص202)

﴿13﴾ اللہ پاک نے اُمّتِ محمدیہ کے نیک اعمال تو پچھلی اُمّتوں کو بتائے مگر ان کی بد عملیاں ظاہر نہ فرمائیں کیونکہ یہ اُمّت اگرچہ گناہ گار ہے مگر محبوب کی اُمّت ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ص764)

﴿14﴾ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی تعظیم قولاً عملاً ہر طرح لازِم ہے بلکہ رُکنِ ایمان ہے اور جو تعظیم حرام نہ ہو، وہ کی جائے، ثبوت کی ضرورت نہیں، سجدہ نہ کرو، باقی ہر طرح کی تعظیم کرو۔ (تفسیر نور العرفان، ص205)

﴿15﴾ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی اِتّباع کے معنیٰ ہیں: بے سوچے سمجھے ان کی اِطاعت کرنا، اپنے آپ کو ان کے ہاتھ میں ایسے دے دینا جیسے مُردہ غسل دینے والے کے ہاتھ میں۔ (تفسیر نور العرفان، ص205)

﴿16﴾ گناہوں کی نُحُوست سے اللہ کی نعمتیں چھن جاتی ہیں۔ (تفسیر نور العرفان، ص765)

﴿17﴾ مُقَدَّس شہر میں رہنا سہنا بھی اللہ کی ایک نعمت ہے۔ مدینے والے خوش نصیب ہیں کہ دیارِ محبوب میں رہتے ہیں۔ (تفسیر نور العرفان، ص765)

﴿18﴾ جو زبان حمدِ الٰہی و نعتِ پیغمبر نہ بولے، وہ گونگی ہے۔ جو کان اللہ کا کلام نہ سُنیں، وہ بہرے ہیں۔ جو آنکھ اُس کی دلیلیں نہ دیکھے وہ اندھی ہے کیونکہ اپنے مقصودِ پیدائش کو ادا نہیں کرتی۔ (تفسیر نور العرفان، ص209)

﴿19﴾ جنّ و اِنس میں ہدایت پر کم ہیں اور گمراہ زیادہ۔ (تفسیر نور العرفان، ص209)

﴿20﴾ انسان اگر ٹھیک رہے تو فرشتوں سے بڑھ جائے اور اگر اُلٹا چلے تو جانوروں سے بھی بدتر ہو جائے کہ جانور تو اپنے بُرے بھلے کو جانتا ہے، یہ نہیں جانتا۔ کُتّا سُونگھ کر منہ ڈالتا ہے مگر یہ انسان بغیر تحقیق ہی حرام حلال سب کھا جاتا ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ص209)

﴿21﴾ جیسے نماز و روزہ وغیرہ عبادات ادا کرنے چاہئیں ایسے ہی عالَم (یعنی دنیا) کی چیزوں میں غور و فِکْر بھی کرنا چاہیے کہ اس سے معرفتِ الٰہی (یعنی اللہ پاک کی پہچان) نصیب ہوتی ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ص209)

"سُوْرَۃُ الْاَنْفَال" سے حاصل ہونے والی 6 خوبصورت باتیں

﴿1﴾ قرآن خُضُوع و خُشُوع (یعنی عاجزی و اِنکسار) اور حضورِ قلبی (یعنی خوب توجہ) سے پڑھنا چاہیے۔ مومن کا اس جہان میں رب سے ڈرنا آئندہ بے خوفی کا ذریعہ ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ص213)

﴿2﴾ اللہ کے فضل سے مومن کے دل میں کفار کا خوف نہیں آتا بلکہ کفار کو مومن کی ہیبت ہوتی ہے۔ ایمان مومن کا بڑا ہتھیار ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ص767)

﴿3﴾ اللہ پاک مومن کو ایسی فِراست بخشتا ہے کہ وہ مُخْلِص اور مُنافق کو پہچان لیتا ہے، پھر کیسے ہو سکتا ہے کہ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو منافقین کی پہچان نہ ہو! ایسے ہی مومن نورِ ایمان سے حق و باطل میں فرق کر لیتا ہے۔ مومن کا دل قدرتی طور پر باطل سے نفرت کرتا ہے اور حق پر راغب ہوتا ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ص217)

ریاکاری اور اخلاص کا بیان

﴿4﴾ تقویٰ کے چار درجے ہیں، اس لیے وِلایت کے بھی چار درجے ہوئے: (1) کفر سے بچنا، (2) گناہوں سے بچنا، (3) مشکوک چیزوں اور شُبہات سے بچنا، (4) غیرُ اللہ سے بچنا۔ غیرُ اللہ وہ جو رب سے غافل کرے۔ اگر نماز و دیگر عبادات رِیا (لوگوں کو دِکھانے) کے لیے ہوں تو وہ غیرُ اللہ ہیں اور اگر کھانا رب کے لیے ہو تو وہ غیر نہیں۔ (تفسیر نور العرفان، ص768)

﴿5﴾ تالیاں سیٹیاں بجانا کفار کا طریقہ ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ص218)

﴿6﴾ اللہ سُنتا تو سب کی ہے مگر مانتا سب کی نہیں، مانتا ان کی ہے جو رب کی مانتے ہیں۔ (تفسیر نورالعرفان، ص768)

"سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ" سے حاصل ہونے والی 23 خوبصورت باتیں

﴿1﴾ مسجد کی آبادی کا شوق ایمان کی علامت ہے۔ اِسی طرح مسجدوں سے نفرت یا مسجدیں برباد کرنے کا جذبہ کفر کی علامت ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص228)

مسجد میں لائٹنگ کرنے کا رواج بہت پُرانا ہے

﴿2﴾ تراویح میں ختمِ رمضان کے وقت مسجد میں چراغاں کرنا بہت کارِ ثواب (یعنی ثواب کا کام) ہے کہ یہ بھی آبادیٔ مسجد (یعنی مسجد آباد کرنے) میں داخل ہے۔ مسجدِ نبوی میں سب سے پہلے اعلیٰ فرش حضرتِ عمر رضی اللہُ عنہ نے ڈالے، اس سے پہلے صرف بجری تھی۔ اس کی عالی شان عمارت سب سے پہلے حضرت عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ نے بنائی۔ اس میں سب سے پہلے قِندیلیں تمیم داری (رضی اللہُ عنہ) نے روشن کیں۔ عہدِ فاروقی میں رمضان کی تراویح کے موقع پر آپ نے چراغاں کیا اور حضرتِ علی (رضی اللہُ عنہ) نے عمر فاروق (رضی اللہُ عنہ) کو نورِ قبر کی دعا دی (کہ اللہ پاک آپ کی قبر کو روشن کرے)۔ (صحابیٔ رسول) حضرتِ دِحیہ کلبی (رضی اللہُ عنہ) مسجدِ نبوی میں چراغاں کرتے تھے۔ حضرتِ سلیمان (علیہ السّلام) بیتُ المُقدّس میں ایسے روشنی فرماتے تھے کہ کوسوں (میلوں دُور) تک اس کی روشنی میں عورتیں چرخہ کات لیتی تھیں۔ حضرت سلیمان علیہ السّلام نے بیت المقدس میں کِبریتِ اَحمر (لال گندھک) کی روشنی کی جس کی روشنی بارہ مُربّع مِیل ہوتی تھی اور اسے چاندی سونے سے آراستہ فرمایا۔ یہ سب حضرات اللہ پاک کے پیارے تھے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص228)

﴿3﴾ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے کام رب کے کام ہیں کیونکہ مسلمانوں کو خوشی سنانا حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کا کام ہے اسی لیے آپ کا نام "بشیر" (یعنی خوشخبری سنانے والا) ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ص770)

﴿4﴾ قیامت میں بخشش اور جنّت کی نعمتیں صرف اپنے عمل کا نتیجہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کا نتیجہ ہیں، نیک اعمال تو اس کا فضل حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ (تفسیر نور العرفان، ص770)

﴿5﴾ اللہ کی رِضا تمام نعمتوں سے اعلیٰ نعمت ہے۔ اللہ نصیب کرے۔ (تفسیر نور العرفان، ص770)

شانِ صِدّیقی

﴿6﴾ (حضرت) ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کی صحابیت قطعی ایمانِ قرآنی ہے لہٰذا اس کا انکار کفر ہے۔ صدّیقِ اکبر (رضی اللہ عنہ) کا درجہ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے بعد (صحابۂ کرام میں) سب سے بڑا ہے کہ انہیں رب نے حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کا ثانی فرمایا۔ اس لیے حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے انہیں اپنے مُصَلّٰے پر امام بنایا۔ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے بعد خلافت صدیقِ اکبر کے لیے ہے۔ رب تعالیٰ انہیں دوسرا بنا چکا پھر انہیں تیسرا یا چوتھا کرنے والا کون ہے؟ وہ تو قبر میں بھی دوسرے ہیں، حشر میں بھی دوسرے ہوں گے۔ (تفسیر نور العرفان، ص771)

﴿7﴾ منافق نیکی بھی بُری نیّت سے کرتا ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ص234)

آخرت کا معاملہ دنیا کے معاملے کے برعکس

﴿8﴾ راہِ خدا میں تکلیف سے بچ جانا نقصان ہے اور تکلیف برداشت کرنا فائدہ ہے، جو راہِ حق میں زیادہ خرچ کرے وہ نفع میں ہے اور جو کم خرچ کرے وہ نقصان میں ہے۔ وہاں کا معاملہ یہاں کے برعکس ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ص771)

نماز میں سُستی سے مُراد

﴿9﴾ سُستی سے نماز پڑھنا منافقوں کا طریقہ ہے۔ اس سے بہت سے مسائلِ فِقْہِیَّہ (شرعی مسائل) نکالے جاسکتے ہیں۔ تنگ وقت میں نماز پڑھنا، بغیر جماعت نماز پڑھنے کا عادی ہو جانا، ننگے سر نماز پڑھنا، کھلے بٹن یا آستیں چڑھائے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ یہ کاہلی کی علامات ہیں۔ (تفسیر نور العرفان، ص235)

﴿10﴾ جو مال، اولاد، رب سے غافل کرے وہ رب کا عذاب ہے۔ اللہ اس سے بچائے۔ (تفسیر نور العرفان، ص235)

مومن اور کافر کی موت

﴿11﴾ مالدار کی جان بڑی مصیبت سے نکلتی ہے اور اسے دُگنی (یعنی دُہل) تکلیف ہوتی ہے، دنیا سے جانے اور مال چھوڑنے کی۔ مومن کی جان آسانی سے نکلتی ہے کہ وہ اسے حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم) سے ملنے کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ اس لیے اس کی موت کے دن کو "عُرس" کہا جاتا ہے یعنی شادی اور دولہا سے ملاقات کا دن۔ موت ایک ریل (یعنی ٹرین) ہے جو مجرم کو پھانسی کی جگہ اور دولہے کو برات کی جگہ پہنچاتی ہے۔ مومن کے لیے موت "ملنے کا دن" ہے، کافر کے لیے "چُھوٹنے کا دن۔" (تفسیر نور العرفان، ص235)

جنّت کی نعمتیں اور رب کی رضا

﴿12﴾ جنّت کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت یہ ہوگی کہ اللہ جنتیوں سے راضی ہوگا۔ کبھی ان پر ناراض نہ ہوگا۔ محبوب کی رضا عاشق کے لیے بڑی نعمت ہے۔ خیال رہے کہ اللہ کی رضا اور اللہ کا دیدار کسی عمل کا بدلہ نہ ہوگا۔ یہ خاص عَطیۂ رب ہوگا۔ دنیا میں اللہ

پاک کے راضی ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس سے اللہ کے نیک بندے راضی ہوں اور اُسے نیک اعمال کی توفیق ملے۔ جب رب کسی سے راضی ہوتا ہے تو فرشتوں میں اعلان ہوتا ہے کہ ہم اس سے راضی ہیں تم بھی اس سے راضی ہو جاؤ اور تمام زمین والوں کے دلوں میں اس کی محبت پڑ جاتی ہے۔ بزرگانِ دین (رحمۃُ اللہِ علیہم) کی طرف دلوں کا مائل ہونا ان کے محبوبِ الٰہی ہونے کی علامت ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص239)

﴿13﴾ اللہ کی تھوڑی رِضامندی بڑی کامیابی ہے۔ اللہ اپنے کرم سے نصیب فرمائے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص239)

﴿14﴾ جس کو گناہ آسان معلوم ہوں نیک کام بھاری، سمجھو اس کے دل میں نِفاق (یعنی منافقت) ہے۔ رب تعالیٰ محفوظ رکھے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص772)

قبر میں مُتَبَرَّک چیزیں رکھنا جائز ہے

﴿15﴾ مُردے کے کفن میں یا قبر میں مُتَبَرَّک (یعنی بَرَکت والی) چیزیں رکھنا تاکہ قبر کا عذاب دَفع (یعنی دور) ہو، جائز بلکہ سنّت ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص241)

﴿16﴾ صدقہ لینے والا دینے والے کو دُعائے خیر دے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص244)

﴿17﴾ کوئی مسلمان صحابہ (علیہمُ الرِّضوان) کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ ان کی نیکیوں کی رسید عرشِ اعظم سے آچکی، ہماری کسی نیکی کی قبولیت کی خبر نہیں۔ (تفسیر نورالعرفان، ص244)

﴿18﴾ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے آستانے پر حاضری دے کر توبہ کرنا زیادہ قبولیت کا باعث ہے۔ (تفسیر نورالعرفان، ص245)

پسندیدہ صدقہ

﴿19﴾ جو صدقہ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے ہاتھ سے خیرات کرایا جائے وہ بہت

www.dawateislami.net

محبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔ صحابہ (علیہمُ الرضوان) کا اس پر عمل تھا۔ (تفسیر نور العرفان، ص245)

﴿20﴾ خطاکار بندے کے لیے بائیکاٹ بہترین اصلاح ہے۔ (تفسیر نور العرفان، ص775)

﴿21﴾ صوفیائے کِرام (رحمۃُ اللہِ علیہم) فرماتے ہیں کہ جس کے دل میں نبی سے عَداوت (یعنی دشمنی) ہو اُسے توبہ کی توفیق بہت کم ملتی ہے، اکثر اس کا خاتمہ کفر پر ہوتا ہے۔ رب تعالیٰ محفوظ رکھے۔ (تفسیر نور العرفان، ص249)

فیضانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

﴿22﴾ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی ولادت مکّے میں اور رہائش مدینے میں مگر تشریف آوری ہر مسلمان کے سینے میں ہے، جیسے سورج رہتا چوتھے آسمان پر ہے مگر چمکتا سارے جہان پر ہے جیسے سورج کا عام فیض یعنی روشنی تو ہر جگہ ہے مگر خاص فُیُوض خاص جگہ چنانچہ وہ کھیتوں میں دانہ پکاتا ہے، چمن میں پھول کھلاتا ہے، باغوں میں پھل پکاتا ہے، بدَخشاں[2] کے پہاڑوں میں لَعل و یاقوت بناتا ہے، ایسے ہی حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کا عام فیض (یعنی تبلیغ) ہر ایک کو پہنچا مگر ایمان صرف مومنوں کو ملا۔ عرفانِ عام اولیاء اللہ کو، قُطبِیَت اور غَوثِیَّت کا جام خاص اولیا کو، صحابیت مخصوص جماعت کو۔ حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی وفات سے حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی ولادت یعنی ظہور ختم ہوا، تشریف آوری ختم نہ ہوئی۔ آپ ہمیشہ کے لیے آگئے جیسے سورج کے غروب سے اس کا ظہور ختم ہوتا ہے نہ کہ وُجود۔ (تفسیر نور العرفان، ص775)

﴿23﴾ اور لوگ تو اپنی اور اپنی اولاد کی خیر کے حریص ہوتے ہیں مگر یہ رسولِ رحمت اپنی اُمّت کی خیر پر حریص ہیں۔ (تفسیر نور العرفان، ص775)

---

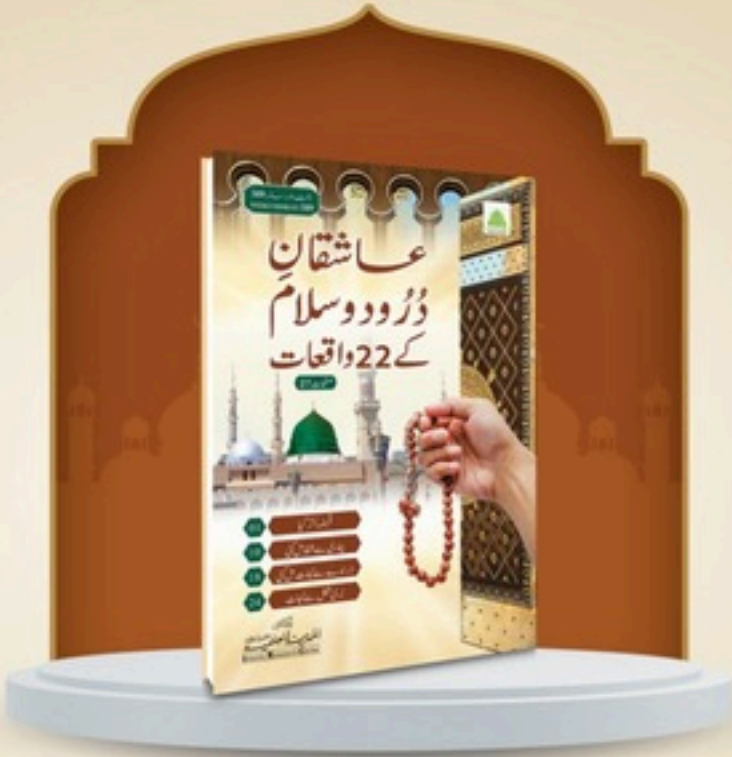
2 ... افغانستان کی ایک ریاست جس کے لعل مشہور ہیں۔

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
جوابِ سلامِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم	01	ریاکاری اور اخلاص کا بیان	11
حدیثِ پاک کی شرح	01	"سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ" سے حاصل ہونے والی 23 خوبصورت باتیں	12
مدینے سے گجرات جانے کا حکم	02		
عاشقِ صادق مفتی احمد یار خان نعیمی	02	مسجد میں لائٹنگ کرنے کا رواج بہت پرانا ہے	12
"سُوْرَۃُ الْاَنْعَام" سے حاصل ہونے والی 22 خوبصورت باتیں	03	شانِ صِدّیقی	13
دل کی سختی کی نحوست	04	آخرت کا معاملہ دنیا کے معاملے کے برعکس ہے	14
مومن اور کافر کی موت کے 3 نام	04		
سینے کے تنگ ہونے کی علامت	06	نماز میں سُستی سے مُراد	14
"سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف" سے حاصل ہونے والی 21 خوبصورت باتیں	08	مومن اور کافر کی موت	14
		جنّت کی نعمتیں اور رب کی رضا	15
عشقِ الٰہی اور محبتِ رسول	08	قبر میں متبرّک چیزیں رکھنا جائز ہے	15
اتفاق میں برکت ہے	09	پسندیدہ صدقہ	16
"سُوْرَۃُ الْاَنْفَال" سے حاصل ہونے والی 6 خوبصورت باتیں	11	فیضانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم	16
		✻✻✻	

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ



978-969-722-765-5
01082542

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net